

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو تیرہ

پیشین گوئی کی سہ گانہ تطبیق کا انکشاف: بائبل تناسل میں 11 ستمبر 2001 کی اہمیت کو سمجھنا

Jeff Pippenger

2024-03-03

جب خداوند نے 11 ستمبر 2001 کو اپنے آخری ایام کے لوگوں کو یرمیاہ کی "پرانی راہوں" کی طرف واپس لایا، تو وہ پہلے ہی نبوت کے تہرا اطلاق کے اصول کی نشاندہی کر چکا تھا۔

یوں خداوند فرماتا ہے: راستوں پر کھڑے ہو جاؤ، اور دیکھو، اور قدیم راستوں کے بارے میں دریافت کرو کہ اچھی راہ کہاں ہے، اور اسی میں چلو، تو تم اپنی جانوں کے لیے آرام پاؤ گے۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم اس میں نہ چلیں گے۔ اور میں نے تم پر نگہبان بھی مقرر کیے، جو کہتے تھے، نرسنگ کی آواز سنو۔ لیکن انہوں نے کہا، ہم نہ سنیں گے۔ یرمیاہ 6:16، 17۔

جب خداوند نے اپنی قوم کو قدیم راہوں کی طرف واپس لایا، تو وہ آرام پائیں گے (بچھلی بارش)، اور تب نگہبانوں کو نرسنگا کا ایک پیغام دیا گیا۔ تمام انبیا آخری ایام کے انجام کی نہایت واضح طور پر نشاندہی کرتے ہیں، لہذا آخری ایام کے لیے نرسنگا کا پیغام آخری نرسنگا ہوگا، جو ساتواں نرسنگا ہے، یعنی تیسری مصیبت۔

جب اس کے آخری زمانے کے لوگ قدیم راہوں پر چلنے لگے، تو یہ پہچانا گیا کہ پہلی مصیبت کی خصوصیات ایک مخصوص علامتی تاریخی رہنما (محمد) کی نشان دہی کرتی تھیں، اور یہ کہ دوسری مصیبت نے بھی یہی کیا (عثمان)۔ یہ معلوم ہوا کہ پہلے چار نرسنگوں میں سے ہر ایک کا ایک مخصوص علامتی رہنما بھی تھا جو اس نرسنگے کی شناخت کرتا تھا، اور پھر یہ تسلیم کیا گیا کہ اسامہ بن لادن تیسری مصیبت کا علامتی رہنما تھا۔

محمد کا تعلق عرب سے تھا، اور عثمان ترکی میں سلطنتِ عثمانیہ کی علامت تھا، اور اسامہ بن لادن عالمی اسلامی دہشت گردی کی نمائندگی کرتا تھا، حالانکہ وہ بھی، محمد کی طرح، ایک عرب تھا۔

یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ پہلی مصیبت نے روم کی فوجوں کو نقصان پہنچایا، اور دوسری مصیبت نے روم کی فوجوں کو ہلاک کیا۔ پھر 11 ستمبر 2001 کو اس موڑ کے طور پر تسلیم کیا گیا جب تیسری مصیبت میں اسلام نے روم کی فوج (ریاست ہائے متحدہ) کو نقصان پہنچایا، لیکن اتوار کے قانون کے وقت یہ روم کی فوج کو ہلاک کر دے گا، جب کہ ریاست ہائے متحدہ بائبل کی پیشین گوئی کی چھٹی بادشاہت کے طور پر اپنے انجام کو پہنچتی ہے اور اپنی قومی خودمختاری اڑدہا، درندہ اور جھوٹے نبی کے تہرا اتحاد کے حوالے کر دیتی ہے۔

یہ تسلیم کیا گیا کہ ریاست ہائے متحدہ وہ زمین کا درندہ ہے جس کے طاقت کے دو سینگ ہیں۔ زمین کے درندے کی ایک بنیادی نبوی خصوصیت یہ ہے کہ وہ برہ سے اڑدہا بن جاتا ہے۔ نبوی معنوں میں سینگ قوت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور زمین کے درندے کی قوت ریپبلکن ازم اور پروٹسٹنٹ ازم تھی، جنہیں اس کے دو سینگوں کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ لیکن اب آخری دنوں میں، زمین کے درندے کی یہ دو قوتیں عسکری اور معاشی طاقت میں بدل گئی ہیں۔ 11 ستمبر 2001 کو، تیسری مصیبت کا اسلام 'زمین' جو زمین کے درندے کی علامت ہے، پیٹاگون—جو اس کی عسکری قوت کی علامت ہے— اور نیویارک شہر کے ٹوئن ٹاورز—جو اس کی معاشی قوت کی علامت ہیں—پر حملہ آور ہوا۔

جب یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ پہلی مصیبت کی ابتدائی تاریخ اور دوسری مصیبت کی اختتامی تاریخ دونوں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی مثال پیش کرتی تھیں، تو یہ سمجھا گیا کہ تیسری مصیبت کے آئے پر، جب نیویارک کی عظیم الشان عمارتیں زمین بوس کر دی گئیں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا عمل شروع ہو چکا تھا۔

"کیا اب یہ بات پھیلائی جا رہی ہے کہ میں نے اعلان کیا ہے کہ نیو یارک ایک مدوجزر کی عظیم لہر سے بہا دیا جائے گا؟ میں نے کبھی یہ نہیں کہا۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب میں وہاں ایک کے اوپر ایک بلند ہوتی ہوئی عظیم عمارتوں کو دیکھتی تھی، تو میں نے کہا، 'جب خداوند زمین کو سختی سے لرزانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوگا، تو کیسے ہولناک مناظر پیش آئیں گے! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔' مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کا سارا مضمون اُس بات کے بارے میں ایک تنبیہ ہے جو زمین پر آنے والی ہے۔ لیکن نیو یارک پر خاص طور پر کیا آنے والا ہے، اس بارے میں مجھے کوئی مخصوص روشنی نہیں دی گئی، سوئے اس کے کہ میں جانتی ہوں کہ ایک دن وہاں کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کے پلٹنے اور الٹ دینے سے ڈھا دی جائیں گی۔ مجھے جو روشنی دی گئی ہے، اُس سے میں جانتی ہوں کہ دنیا میں ہلاکت ہے۔ خداوند کا ایک کلمہ، اُس کی زبردست قدرت کا ایک لمس، اور یہ عظیم الشان ڈھانچے گر پڑیں گے۔ ایسے مناظر پیش آئیں گے جن کی ہولناکی کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔" ریویو اینڈ پیرلڈ، 5 جولائی 1906۔

"دنیا میں جو تباہی ہے" اسلام کی خصلت ہے، کیونکہ اس کی خصلت کو مکاشفہ باب نو، آیت گیارہ میں اپولیون اور ابادون کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

اور ان پر ایک بادشاہ تھا، جو اتاہ گڑھے کا فرشتہ ہے، جس کا نام عبرانی زبان میں ابدون اور یونانی زبان میں اس کا نام اپلیون ہے۔ مکاشفہ ۹:۱۱ (نو گیارہ)۔

اسلام پر حکمرانی کرنے والے بادشاہ کے نام یا کردار کا مطلب، جیسا کہ عبرانی اور یونانی دونوں میں ان دو ناموں سے ظاہر ہے، "موت" اور "تباہی" ہے، جو 11 ستمبر 2001 کو اس وقت آپہنچی جب نیویارک کی عظیم عمارتیں گرا دی گئیں۔ اسی وقت، مکاشفہ باب اٹھارہ کی آیات ایک تا تین کی تکمیل شروع ہوئی۔

یہ تسلیم کیا گیا کہ کتاب پیدائش میں اسلام کے "جنگلی آدمی" کے پہلے ذکر میں عبرانی لفظ "جنگلی عربی گدھے" کے لیے تھا، جس کا ترجمہ آیت میں "جنگلی آدمی" ہوا۔ اسلام کی علامت گھوڑوں کا خاندان ہے، اور مکاشفہ باب نو میں بھی اسے جنگلی گھوڑے کی صورت میں دکھایا گیا۔ حقوق کی مقدس تختیوں پر، جن کے بارے میں خدا کے لوگوں کو بتایا گیا تھا کہ انہیں "بدلا نہیں جانا چاہیے"، اسلام کی نمائندگی بھی جنگلی گھوڑوں سے کی گئی تھی۔

اور خداوند کے فرشتے نے اُس سے کہا، دیکھ، تو حاملہ ہے، اور ایک بیٹے کو جنم دے گی، اور اُس کا نام اسمعیل رکھ گی؛ کیونکہ خداوند نے تیری مصیبت سن لی ہے۔ اور وہ جنگلی آدمی ہوگا؛ اُس کا ہاتھ ہر ایک کے خلاف ہوگا، اور ہر ایک کا ہاتھ اُس کے خلاف؛ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسے گا۔ پیدائش 16:11، 12۔

اسماعیل کی پیدائش کا پہلا ذکر ایک 'روک تھام' سے منسلک تھا، جو اسلام سے وابستہ ایک بنیادی علامت بن گئی۔

اب ابرام کی بیوی ساری نے اُس کے لیے کوئی اولاد نہ جنی تھی؛ اور اُس کے پاس ایک کنیز تھی، ایک مصری، جس کا نام ہاجر تھا۔ اور ساری نے ابرام سے کہا، دیکھ، اب خداوند نے مجھے جننے سے روک رکھا ہے؛ میں تیری منت کرتی ہوں، میری کنیز کے پاس جا؛ شاید میں اُس کے وسیلے سے اولاد پاؤں۔ اور ابرام نے ساری کی بات مان لی۔ پیدائش 16:1، 2۔

اسلام کے اولین ذکر ہی میں، جس کی نمائندگی اسماعیل کی پیدائش سے ہوتی ہے، تسلیم و اطاعت پر زور دیا گیا ہے۔ تسلیم و اطاعت کا تصور دین اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ لفظ "Islam" دو عربی الفاظ سے ماخوذ ہے: "salaam" جس کے معنی "امن" ہیں، اور "aslama" جس کے معنی "اطاعت کرنا" یا "سپرد ہونا" ہیں۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ مومن زندگی کے ہر پہلو میں اپنی مرضی کو اللہ (خدا) کی مرضی کے تابع کریں۔ جب سارہ کو یہ احساس ہوا کہ ہاجرہ کو لے کر اسماعیل پیدا کرانے کی ترغیب دے کر اس نے غلط فیصلہ کیا ہے، تو اس نے ابراہیم سے ہاجرہ کے ساتھ سختی سے پیش آنے کی اجازت لے لی، جس کے نتیجے میں ہاجرہ ابراہیم کے گھر سے بھاگ گئی۔ وہاں اسے فرشتے کی طرف سے پیغام ملا۔

لیکن ابرام نے ساری سے کہا، دیکھ، تیری کنیز تیرے ہاتھ میں ہے؛ جو تجھے پسند ہو اُس کے ساتھ وہی کر۔ پس جب ساری نے اُس پر سختی کی تو وہ اُس کے حضور سے بھاگ گئی۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے بیابان میں پانی کے ایک چشمہ پر پایا، اُس چشمہ پر جو شور کے راستے میں ہے۔ اور اُس نے کہا، ہاجرہ، ساری کی کنیز، تو کہاں سے آئی ہے اور کہاں جائے گی؟ اُس نے کہا، میں اپنی مالکن ساری کے حضور سے بھاگ رہی ہوں۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا، اپنی مالکن کے پاس لوٹ جا، اور اُس کے ہاتھ کے نیچے فرماں بردار ہو جا۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا، میں تیری نسل کو نہایت بڑھاؤں گا، یہاں تک کہ کثرت کے سبب اُس کی گنتی نہ ہوگی۔ اور خداوند کے فرشتہ نے اُس سے کہا، دیکھ، تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی، اور اُس کا نام اسماعیل رکھنا؛ کیونکہ خداوند نے تیری مصیبت سنی ہے۔ اور وہ ایک جنگلی آدمی ہوگا؛ اُس کا ہاتھ سب کے خلاف ہوگا اور سب کا ہاتھ اُس کے خلاف؛ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے روبرو سکونت کرے گا۔ پیدائش 6:16-12۔

اسلام کی روک تھام، وہ "تسلیم" جو دین اسلام کے مزاج کی نمائندگی کرتی ہے، اور اسلام کا کردار—یہ سب اسماعیل کے اولین ذکر میں موجود ہیں، اور اس اسلام کے نبوتی جوہر کی ترجمانی کرتے ہیں جس کی نمائندگی مکاشفہ کی تین آفتیں کرتی ہیں۔ جب خداوند نے اپنے لوگوں کو یرمیاہ کے قدیم راستوں پر واپس لایا تو انہوں نے یہ بھی پہچانا کہ مکاشفہ باب سات کے چار فرشتوں کے ذریعے روکی گئی "چار ہوائیں" دراصل خاص طور پر اسلام ہی کی چار ہوائیں ہیں۔

فرشتے چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں، جنہیں ایک غضب ناک گھوڑے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جو چھوٹ کر نکلنے اور ساری زمین کی سطح پر دوڑ پڑنے کا خواہاں ہے، اپنی راہ میں تباہی اور موت لیے ہوئے۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 20، 217۔

اسلام کا "غضبناک گھوڑا"، جو "چار ہوائیں" بھی ہے اور جنہیں اس وقت "روک دیا گیا" ہے جب ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگانے کا عمل مکمل کیا جا رہا ہو، اپنی "راہ" میں "موت اور تباہی" (Apollyon and Apollyon) لیے ہوئے چلتا ہے۔ جس طرح ہاجرہ پر لگائی گئی روک نے وہ نبوی صفت اسلام کی علامت کا حصہ بنا دی، اسی طرح چار ہوائیں اور غضبناک گھوڑا دونوں روکے گئے ہیں، اور اس حقیقت کے پیش نظر یہ پہچانا گیا کہ پہلی مصیبت کی ابتدا اسلام پر ایک روک کی نشان دہی کرتی ہے، جیسا کہ ابوبکر کے تاریخی حکم سے ظاہر ہے۔

اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ زمین کی گھاس کو نقصان نہ پہنچائیں، نہ کسی سرسبز چیز کو، نہ کسی درخت کو؛ بلکہ صرف ان لوگوں کو جن کی پیشانیوں پر خدا کی مہر نہیں ہے۔ مکاشفہ 9:4۔

سطر بہ سطر، دوسری آفت کی ابتدا، جو تین آفتوں کی تہری تطبیق میں پہلی آفت کی ابتدا پر رکھی گئی ہے، چار فرشتوں کی رہائی کی نشاندہی کرتی ہے، جو اس آیت میں اسلام کے دوسرے عظیم جہاد کے آغاز کی نمائندگی کرتی ہے۔

اس چھٹے فرشتے سے، جس کے پاس نرسنگا تھا، کہا کہ عظیم دریا فرات میں بندھے ہوئے چار فرشتوں کو چھوڑ دے۔ مکاشفہ 9:14۔

لہذا یہ سمجھا گیا کہ تیسری آفت کے آغاز میں اسلام کو بیک وقت آزاد بھی کیا جائے گا اور مقید بھی رکھا جائے گا، جو کہ سسٹر وائٹ کی عین گواہی ہے۔

اس وقت، جبکہ نجات کا کام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آئے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس حد تک قابو میں رکھا جائے گا کہ تیسرے فرشتے کے کام میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اسی وقت 'پچھلی بارش'، یا خداوند کی حضوری سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتے کی بلند آواز کو قوت دے، اور قدیسوں کو اس زمانے میں کھڑے رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری آفتیں انڈیلی جائیں گی۔ ابتدائی تحریریں، 85.

جب اسلام کے تاریخی ریکارڈ کی تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ پہلی مصیبت کے دور کے عربی اسلام کی جنگ و جدل اور کارناموں کو اسلام میں 'پہلا عظیم جہاد' سمجھا جاتا ہے، اور یہ کہ چار فرشتوں کے کھولے جانے پر شروع ہونے والی عثمانی سلطنت کی جنگوں کو اسلام میں 'دوسرا عظیم جہاد' سمجھا جاتا ہے۔ تہری تطبیق کے مطابق اسلام کا یقین ہے کہ تیسرا اور آخری عظیم جہاد 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا۔ جیسا کہ ولیم ملرنے ایک بار لکھا تھا، 'تاریخ اور نبوت باہم متفق ہیں۔'

'سٹر بہ سطر' کے اصول کے تحت، رہائی اور بیک وقت روک کی وہ تطبیق، جس کی نمائندگی پہلی اور دوسری وائے کی ابتدائی نبوتی لکیروں کو ایک دوسرے پر رکھ کر کی گئی ہے، روح نبوت نے کامل طور پر تصدیق کی، اور فوراً بعد جب اسلام نے 11 ستمبر 2001 کو ضرب لگائی تو صدر جارج ڈبلیو بش نے اپنی دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع کر کے اسلام پر عالم گیر روک عائد کر دی۔ اسلام کے 'غضبناک گھوڑے' کی بیک وقت رہائی اور روک کی تصدیق بائبل، روح نبوت، اور تاریخ نے بھی کی۔

جو لوگ "برہ کی پیروی" کرتے ہوئے ملرائٹ کے پرانے راستوں کی طرف واپس آتے ہیں، وہ "آرام" پاتے ہیں، جو "آخری بارش" ہے، جس کے بارے میں سسٹر وائٹ بتاتی ہیں کہ یہ اس وقت شروع ہوتی ہے جب قومیں غضبناک ہوتی ہیں مگر پھر بھی قابو میں رکھی جاتی ہیں، جیسا کہ 11 ستمبر 2001 کو تھیں۔

اس وقت، جبکہ نجات کا کام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آئے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس حد تک قابو میں رکھا جائے گا کہ تیسرے فرشتے کے کام میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اسی وقت 'پچھلی بارش'، یا خداوند کی حضوری سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتے کی بلند آواز کو قوت دے، اور قدیسوں کو اس زمانے میں کھڑے رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری آفتیں انڈیلی جائیں گی۔ ابتدائی تحریریں، 85.

جو لوگ "برہ کی پیروی" کرتے ہوئے میلرائٹ کے پرانے راستوں کی طرف واپس لوٹتے ہیں وہ "آرام" پاتے ہیں، جو آخری بارش ہے، جس کے بارے میں سسٹر وائٹ کہتی ہیں کہ اس کا آغاز اس وقت ہوا جب مکاشفہ اٹھارہ کا زور اور فرشتہ 11 ستمبر، 2001 کو نازل ہوا۔

"آخری بارش خدا کے لوگوں پر نازل ہونی ہے۔ ایک زور اور فرشتہ آسمان سے اترنے والا ہے، اور پوری زمین اس کے جلال سے منور ہو جائے گی۔" ریویو اینڈ بیرلڈ، 21 اپریل، 1891۔

وہ عظیم فرشتہ اس وقت نازل ہوا جب نیویارک کی عمارتیں ڈھا دی گئیں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی شروع ہوئی، اور آخری بارش کے چھینٹے پڑنے لگے۔ وہ لوگ جو یرمیاہ کی قدیم راہوں کی طرف واپس لائے گئے اور جنہوں نے "آرام" پایا، جو کہ آخری بارش ہے، پھر انہوں نے پہچانا کہ یسعیاہ کا "آرام اور تازگی" بھی آخری بارش ہی تھی، مگر یہ اس آزمائش کی نشان دہی بھی تھی جس نے 11 ستمبر، 2001 کو خدا کے لوگوں، اور خصوصاً ان "استہزا کرنے والے مردوں" کو، جو "یروشلم پر حکومت کرتے تھے"، سامنا کیا۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ آزمائش دوہری تھی، کیونکہ یہ تیسری ہائے سے متعلق اسلام کے پیغام کی نمائندگی کرتی تھی، اور اسی قدر اہم بات یہ کہ یہ اس بائبل طریق کار کی بھی نمائندگی کرتی تھی جس نے آخری بارش کے پیغام کو قائم کیا۔

جن سے اُس نے فرمایا، یہ وہ آرام ہے جس سے تم تھکے ماندوں کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہ وہ تازگی ہے؛ لیکن وہ سننا نہ چاہتے تھے۔ پر خداوند کا کلام اُن کے لیے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ سطر بسطر، سطر بسطر؛ یہاں کچھ، وہاں کچھ ہو گیا؛ تاکہ وہ جائیں، اور پیچھے کی طرف گر پڑیں، اور ٹوٹ جائیں، اور پھنس جائیں، اور پکڑے جائیں۔ پس اے ٹھٹھا کرنے والو، جو یروشلم میں اس قوم پر حکومت کرتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔ اشعیاہ 28:12-14۔

پرانے راستوں پر چلنے سے خدا کے آخری ایام کے لوگوں کو یہ دیکھنے کا موقع ملا کہ دس کنواریوں کی تمثیل، جو "ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربے کی عکاسی کرتی ہے"، "حرف بہ حرف" ایک بار پھر دہرائی جانی تھی، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت۔ جس تاریخ میں یہ تمثیل پہلی بار پوری ہوئی، اُس کی شہادت سے ظاہر ہوا کہ حقوق باب دوم براہ راست اس تمثیل سے مربوط اور اسی کا حصہ تھا۔ لہذا حقوق باب دوم کی "بحث" اُس آرام اور تازگی کے امتحان کی نمائندگی کرتی تھی جیسے استہزا کرنے والے مرد سننے سے انکار کرتے تھے۔ جب وفادار بائبل کے طالب علم پرانے راستوں کی تحقیق جاری رکھتے گئے، تو انہوں نے جان لیا کہ دس کنواریوں کی تمثیل، حقوق باب دوم، اور حزقی ایل باب دوازدہم دراصل ایک ہی پیشین گوئی ہیں۔

حزقی ایل کی نبوت کا ایک حصہ بھی ایمان والوں کے لیے قوت اور تسلی کا سبب تھا: "خداوند کا کلام میرے پاس آیا کہتا ہوا، اے آدمزاد، اسرائیل کے ملک میں وہ کون سی کہات ہے جو تم کہتے ہو کہ دن لمبے ہوتے جا رہے ہیں اور ہر رویا ناکام ہو جاتی ہے؟ پس ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے... دن قریب آگئے ہیں اور ہر رویا کا انجام... میں بولوں گا، اور جو بات میں بولوں گا وہ پوری ہوگی؛ وہ اب مزید مؤخر نہ ہوگی۔" "اسرائیل کے گھرانے والے کہتے ہیں، یہ رویا جو وہ دیکھتا ہے بہت دنوں کے لیے، اور وہ دور کے وقتوں کی بابت نبوت کرتا ہے۔ پس ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: میری کوئی بات اب مزید مؤخر نہ ہوگی، بلکہ جو کلام میں نے کہا ہے وہ پورا کیا جائے گا۔" حزقی ایل 12:21-25، 27، 28۔ عظیم کشمکش، 393۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا زمانہ—جس کی نمائندگی 1840 سے 1844 کی ایڈونٹ تحریک کرتی ہے—آخری ایام کے اس عرصے کی نمائندگی کرتا ہے جب "ہر رویا کا اثر" واقع ہوگا۔ پہلی ہائے کی نبوتی تاریخ، جب دوسری ہائے کی نبوتی تاریخ پر رکھی جائے، تیسری ہائے کی نبوتی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی نبوتی تاریخ ہے۔ یہ 1840 سے 1844 کی تاریخ بھی ہے۔ یہ وہ تاریخ بھی ہے جس میں اُس پیامبر کا کام تکمیل پاتا ہے جو عہد کے پیامبر کے لیے راہ تیار کرتا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس میں زمین کے درندے کی دو سینگیں چھٹے سے "اٹھویں" تک اُس انتقال سے گزرتی ہیں جو "سات میں سے" ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس میں مکاشفہ کے گیارھویں باب میں دو نبی گلی میں قتل کیے جاتے ہیں۔

اتنا ہی اہم مگر یہ حقیقت بھی ہے کہ، چونکہ خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا، اور اس اصول کے مطابق کہ تمام انبیا کسی بھی دوسرے دور کی نسبت آخری ایام کے بارے میں زیادہ کلام کرتے ہیں، 11 ستمبر 2001 کو "نبوت کے ایام نزدیک ہیں" جب وہ "باتیں جو" خدا نے کہی ہیں "پوری ہو جائیں گی"، اور "اب اس میں مزید تاخیر نہ ہوگی۔"

1863 کی بغاوت نے لاوڈیسین ایڈونٹ ازم کے لیے یہ مقرر کر دیا کہ وہ بیابان میں بھٹکتے رہیں، یہاں تک کہ وہ سب مر جائیں۔ خداوند 11 ستمبر، 2001 کو اسی تاریخ کی طرف لوٹا، جیسے اس نے قادش میں قدیم اسرائیل کے ساتھ کیا تھا۔

قادش کے پہلے دورے نے دس جاسوسوں کی بغاوت کو جنم دیا اور بیابان میں بھٹکنے کا زمانہ شروع ہوا۔ چالیس برس کے آخر میں وہ قادش لوٹے، اور وہیں موسیٰ نے دوسری بار چٹان کو مارا اور اسے ملک موعود میں داخل ہونے سے روک دیا گیا، لیکن وہ یسوع کے ساتھ ملک میں داخل ہوئے۔ 11 ستمبر 2001

آخری نسل کی نشاندہی کرتا ہے، اور خدا اپنے کلام کو اب مزید طول نہیں دے گا۔
ہم اس حقیقت کو اگلے مضمون میں زیر بحث لائیں گے۔

اسرائیل کی بیابانی زندگی کی تاریخ زمانے کے خاتمے تک خدا کے اسرائیل کے فائدے کے لیے مدون کی گئی تھی۔ خدا کا صحرا کے آوارہ گردوں کے ساتھ برتاؤ—ان کے بارہا آگے پیچھے کوچ کرنے میں، بھوک، پیاس اور تھکن کے حالات سے دوچار ہونے میں، اور ان کی مدد کے لیے اس کی قدرت کے نمایاں مظاہر میں—ایک الہی تمثیل ہے، جو ہر دور میں اس کی قوم کے لیے تنبیہ اور تعلیم سے لبریز ہے۔ عبرانیوں کا متنوع تجربہ کنعان میں ان کے وعدہ شدہ گھر کی تیاری کے لیے ایک مدرسہ تھا۔ خدا چاہتا ہے کہ ان آخری دنوں میں اس کی قوم عاجز دلوں اور سیکھنے والی روحوں کے ساتھ ان آتشی آزمائشوں کا جائزہ لے جن سے قدیم اسرائیل گزرا، تاکہ وہ آسمانی کنعان کے لیے اپنی تیاری میں ہدایت پائیں۔

وہ چٹان جیسے خدا کے حکم سے مارا گیا اور اس سے زندہ پانی پھوٹ نکلا، مسیح کی علامت تھی—مسیح جو مارا اور زخمی کیا گیا تاکہ اس کے خون سے ہلاک ہوتے انسان کی نجات کے لیے ایک چشمہ تیار ہو سکے۔ جس طرح چٹان کو ایک ہی بار مارا گیا تھا، اسی طرح مسیح کو "ایک ہی بار قربان ہونا تھا تاکہ وہ بہتوں کے گناہ اٹھالے"۔ لیکن جب موسیٰ نے قادش میں جلدبازی سے چٹان پر ضرب لگائی، تو مسیح کی یہ خوبصورت علامت مسخ ہو گئی۔ ہمارے منجی کو دوسری بار قربان نہیں کیا جانا تھا۔ چونکہ عظیم قربانی صرف ایک ہی بار پیش کی گئی، اس لیے جو لوگ اس کے فضل کی برکتیں چاہتے ہیں ان کے لیے بس یہی ضروری ہے کہ یسوع کے نام میں مانگیں—توہ آمیز دعا میں دل کی خواہشات اُنڈیل دیں۔ ایسی دعا رب الافواج کے حضور یسوع کے زخموں کو پیش کرے گی، اور تب پھر سے حیات بخش خون رواں ہو گا، جس کی علامت پیاسے اسرائیل کے لیے بہنے والا زندہ پانی تھا۔

صرف خدا پر زندہ ایمان اور اس کے احکام کی عاجزانہ اطاعت کے ذریعے ہی انسان الہی منظوری کی امید رکھ سکتا ہے۔ قادش کے اس عظیم معجزے کے موقع پر، موسیٰ قوم کی لگاتار بڑبڑاہٹ اور بغاوت سے تھک کر اپنے قادر مطلق مددگار سے غافل ہو گئے؛ انہوں نے اس حکم کی پروا نہ کی: "تم چٹان سے کہو، اور وہ اپنا پانی بہا دے گی؛ اور الہی قوت کے بغیر وہ اس حال پر چھوڑ دیا گیا کہ غصے اور انسانی کمزوری کے مظاہرے سے اپنے ریکارڈ کو داغدار کر بیٹھا۔ وہ شخص جو اپنے کام کے اختتام تک پاک، ثابت قدم اورے لوٹ کھڑا رہنا چاہیے تھا اور رہ سکتا تھا، آخر کار مغلوب ہو گیا۔ خدا کی بے ادبی اسرائیل کی جماعت کے سامنے ہوئی، جب کہ اسے عزت دی جا سکتی تھی اور اس کے نام کو جلال مل سکتا تھا۔

"جو فیصلہ فوراً موسیٰ کے خلاف سنایا گیا وہ نہایت سخت اور توہین آمیز تھا—یہ کہ موسیٰ، باغی اسرائیل کے ساتھ، یردن پار کرنے سے پہلے ہی مر جائیں۔ لیکن کیا کوئی انسان یہ دعویٰ کرے گا کہ خداوند نے اپنے خادم کے ساتھ صرف اسی ایک خطا کی وجہ سے سختی سے پیش آیا؟ خدا نے موسیٰ کو اس طرح عزت بخشی تھی جس طرح اُس وقت زندہ کسی اور انسان کو نہیں بخشی تھی۔ اُس نے اُس کی حقانیت بارہا ثابت کی تھی۔ اُس نے اُس کی دعائیں سنی تھیں، اور اُس سے روبرو کلام کیا تھا، جیسے کوئی آدمی ایک دوست سے بات کرتا ہے۔ جتنی روشنی اور معرفت موسیٰ کو حاصل تھی، اسی نسبت سے اُس کے قصور کی سنگینی بڑھ گئی تھی۔" زمانے کی نشانیاں، 7 اکتوبر، 1880۔